۳۳واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 23 جنوری 2012

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ محنت وانسانی وسائل

لاہور-سوشل سکیورٹی ہسپتال کی خراب مشینوں کی تفصیلات

***4293:چودھری محمد اسداللہ: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان چونگی لاہور میں ای سی جی سمیت اس وقت کل کتنی مشینیں ہیں ان میں کتنی مشینیں درست حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) کیا حکومت خراب مشینوں کو فوری درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیرانتظام قائم نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان چونگی، لاہور میں ای سی جی کی کل 27 مشینیں نصب کی گئی ہیں- جن میں سے 18 درست حالت میں ہیں- 3 مشینیں قابل مرمت جبکہ بقیہ 6 مشینیں ناقابل مرمت ہیں- مزید برآں دیگر بائیو میڈیکل آلات / مشینوں کی کل تعداد 577 ہے، جن میں سے 449 مشینیں درست حالت میں کام کر رہی ہیں جبکہ بقیہ 14 مشینیں قابل مرمت ہیں- ان کے علاوہ 118 مشینیں ناقابل مرمت ہیں- (تفصیل بطور "ضمیمہ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)-

(ب) جی ہاں، مذکورہ بالا ہسپتال کی قابل مرمت خراب مشینوں کی مرمت کا کام جاری ہے-

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد سے وظائف دینے کی تفصیلات

***4298:چودھری محمد اسداللہ: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد میں تعلیمی وظائف 1978 سے دیئے جا رہے تھے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیس بند کر دیا گیاہے،اگر ہاں تو کب سے اور اس کے بند کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیاایجوکیشن سیس بند کرنے کی ILO کے کنونشنز کی خلاف ورزی نہ ہے، نیز کیا حکومت اسے بحال کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ورکرز چلڈرن ایجوکیشن سیس آرڈیننس 1972 سے نافذالعمل ہے۔ 1978 سے ایجوکیشن سیس کی تقسیم محکمہ محنت پنجاب ایک صوبائی ایجوکیشن سیس بورڈ کے ذریعہ سے کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ سیس کی وصولی 2003 سے لیبر پالیسی کی وجہ سے بند تھی،کیونکہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو محکمہ محنت اور اس کے تحت چلنے والے ادارہ جات کے متعلق دی جانے والی بریفنگ میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ ایک ہی نوعیت کے کاموں کے لئے مختلف قسم کے بورڈ اور ادارے محکمہ محنت کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اس لئے اس وقت کے وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق سیس بند کر دیا تھا (سمری کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)۔مگر مذکورہ سیس وصولی مورخہ 01-07-2011 سے دوبارہ بحال کر دیا گیاہے جس کا نوٹیفیکیشن بھی جاری کر دیا گیاہے (نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)۔

(ج) یقیناً ایجوکیشن سیس بند کرنا اس وقت کی حکومت کی ILO کنونشن کی کھلی خلاف ورزی تھی، بہر حال موجودہ حکومت نے اسے بحال کر کے بین الاقوامی معاہدہ جات پر عمل کرنے اور مزدور دوستی بنھانے کا ثبوت دیا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 9 جنوری 2012)

لاہور-علامہ اقبال روڈ پر پٹرول پمپس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4535: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور ریلوے اسٹیشن تا دھرم پورہ (علامہ اقبال روڈ) پر کل کتنے پٹرول پمپس ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر جتنی کمپنیوں کے پٹرول پمپ موجود ہیں ان میں سے اکثر پٹرول پمپ والے مقررہ مقدار سے کم پٹرول عوام کو سپلائی کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر موجود پٹرول پمپس کی مقدار میں کمی کی متعدد بار شکایات ہو چکی ہیں؟

(د) کیا حکومت عوام کو کم مقدار میں سپلائی کرنے والے پٹرول پمپ مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 16 دسمبر 2009)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) لاہور ریلوے اسٹیشن تا دھرم پورہ (علامہ اقبال روڈ) پر کل 5 پٹرول پمپس ہیں-

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ نہ صرف محکمہ محنت کا تربیت یافتہ عملہ بلکہ متعلقہ کمپنی کی جانب سے روٹین چیکنگ کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ کسی قسم کی عوام کی طرف سے کم مقدار میں پٹرول فراہم کرنے کی شکایت موصول ہونے پر خصوصی چیکنگ بھی کی جاتی ہے۔

(ج) اس روڈ پر موجود پٹرول پمپس کی مقدار میں کمی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) حکومتی اہلکار باقاعدہ ان پمپوں کی چیکنگ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں اور کسی شکایت کی صورت میں سپیشل چیکنگ بھی کی جاتی ہے اور عوام کو کم مقدار میں تیل فراہم کرنے والے پٹرول پمپ مالکان کے خلاف قانون اوزان وپیمائش مجریہ 1975 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2012)

ضلع ملتان میں صنعتی کارکنوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4711: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں کتنے صنعتی کارکن ہیں ان میں سے کتنے کارکنوں کو سوشل سکیورٹی کارڈ جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) ضلع ملتان میں دوران سال 2008 سوشل سکیورٹی نے وصولی کی مد میں کتنی رقم اکٹھی کی اور کتنے صنعتی کارکنوں کے علاج کیلئے کل کتنی رقم خرچ کی تھی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع ملتان میں 51,754 صنعتی کارکنان سوشل سکیورٹی سکیم کے دائرہ کار میں شامل کئے گئے ہیں جن میں سے 23,217 صنعتی کارکنان کی رجسٹریشن مکمل کی جاچکی ہے۔

(ب) سال 2007-08 کے دوران ادارہ سوشل سکیورٹی کے مقامی دفتر ملتان نے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں -/13,63,85,000 روپے وصول کئے جبکہ مذکورہ سال کے دوران 2,34,719 صنعتی کارکنان اوران کے لواحقین کے علاج معالجہ و دیگر فوائد کی مد میں مبلغ -/14,24,58,763 روپے کے اخراجات برداشت کئے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2010)

ضلع ملتان میں اینٹوں کے بھٹوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4712: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں اینٹوں کے بھٹوں کی کل تعداد کیا ہے، ان میں سے کتنے بھٹے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) غیر رجسٹرڈ بھٹے کتنے عرصہ سے رجسٹریشن کے بغیر چل رہے ہیں؟

(ج) ان کے خلاف آج تک قانونی کارروائی کیوں نہ کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) رجسٹرڈ بھٹوں پر کام کرنے والے غریب مزدوروں کو محکمہ کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) 2008 سے آج تک کتنے مزدوروں کو محکمہ کی طرف سے مالی معاونت و دیگر سہولیات فراہم کی گئیں، ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع ملتان میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام مقامی دفتر کی حدود میں 340 بھٹے واقع ہیں جو تمام کے تمام رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں بیان کیا گیا ہے متعلقہ دفتر کی حدود میں کوئی بھی بھٹہ غیر رجسٹرڈ نہ ہے۔

(ج) مقامی دفتر کی متعین کردہ حدود سے باہر واقع بھٹوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

(د) دیگر تمام رجسٹرڈ کارکنان کی طرح بھٹہ کارکنان بھی سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت ملنے والی تمام مراعات و سہولیات کے حقدار ہیں۔

(ہ) سال 2008 میں بھٹوں پر کام کرنے والے کارکنان کی جانب سے کوئی مالی معاونت کا کلیم وصول نہ ہوا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2010)

فیصل آباد۔لیبر کالونیز کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5406: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں لیبر کالونیز کتنی اور کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) ہر لیبر کالونی کتنے رقبے پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے پلاٹ ہیں؟

(ج) ہر لیبر کالونی میں کتنے پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں اور کتنے ابھی تک خالی پڑے ہیں؟

(د) ان کالونیوں پر کتنی رقم سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران خرچ ہوئی؟

(ہ) کس کس کالونی میں کون کون سی سہولیات درکار ہیں؟

(و) کس کس کالونی میں گیس کی سہولت میسر نہ ہے؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 9 مارچ 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) کل لیبر کالونیاں:- 07

لیبر کالونیوں کے نام و پتہ	ٹیپو سلطان لیبر کالونی فیصل آباد چک نمبر 76ر ب رسول پورہ جڑانوالہ روڈ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد	راجہ غضنفر لیبر کالونی فیصل آباد چک نمبر 228ر ب مکوانہ فیصل آباد	آئی آئی چندریگر لیبر کالونی جڑانوالہ روڈ ملحقہ حسین شوگر ملز جڑانوالہ
(ب) رقبہ اور پلاٹ	100.12ایکڑ اس میں 3134پلاٹ ہیں-	56ایکڑ اس میں 1377پلاٹ ہیں-	19ایکڑ اس میں 252پلاٹ ہیں-
(ج) الاٹ پلاٹ اور خالی پلاٹ	2711پلاٹ الاٹ شدہ ہیں منسوخ شدہ 423 کل پلاٹ 3134 ہیں-	1377پلاٹ الاٹ شدہ ہیں کل پلاٹ 1377 ہیں-	252پلاٹ الاٹ شدہ ہیں کل پلاٹ 252 ہیں-
(د) خرچ رقم 2008-09 اور 2009-10	کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی	کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی	کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی
سہولیات	بجلی، سیوریج، واٹر	بجلی، سیوریج، واٹر	کوئی سہولت درکار نہ

(ہ)سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور بجلی	سپلائی نامکمل ہے۔ سڑکیں قابل مرمت ہیں۔لہذا مذکورہ سہولتیں درکار ہیں۔	سپلائی اور سڑکوں کی سہولت درکار ہے۔	ہے۔
(و) گیس کی سہولت	گیس کی سہولت میسر نہ ہے۔	گیس کی سہولت میسر نہ ہے	گیس کی سہولت میسر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 دسمبر 2010)

فیصل آباد-کلیم شہید لیبر کالونی کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*6030: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کلیم شہید لیبر کالونی فیصل آباد کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) کتنے پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک الاٹ نہیں ہوئے؟

(د) کتنے فیصد کالونی کے رہائشیوں کو گیس فراہم کی جا چکی ہے باقی کو کب تک گیس فراہم کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 17 مئی 2010)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) کلیم شہید لیبر کالونی فیصل آباد کا رقبہ 855 کنال اور 14 مرلے ہے اور یہ 1997 میں بنائی گئی تھی۔

(ب) اس میں تین مرلے کے 3031 پلاٹ بنائے گئے ہیں۔

(ج) تمام پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں۔

(د) 2002 میں سروے کے مطابق کلیم شہید لیبر کالونی میں صرف 7% الاٹی ورکرز رہائش پذیر پائے گئے تھے جس کی وجہ سے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے اپنی 55th میٹنگ منعقدہ 01-04-2003 میں اس لیبر کالونی میں گیس کی فراہمی کا منصوبہ ترک کرنے کا فیصلہ کیا تاہم بعد ازاں گورنر پنجاب نے 2004 میں اس لیبر کالونی کو سوئی گیس کی فراہمی کا افتتاح کیا تھا لیکن اس کے لئے فنڈز کی فراہمی پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ سے نہ ہوئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جولائی 2010)

لاہور۔سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس کی گاڑیوں کی تعداد و تفصیل

*6385: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور میں واقع سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس میں گاڑیوں کی تعداد کیا ہے نیز یہ گاڑیاں کون سے ماڈل کی ہیں یہ گاڑیاں کتنی قیمت پر کس فرم سے خریدی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں کی خریداری کیلئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے اگر ہاں تو اشتہارات کی نقول مہیا کی جائیں نیز کن کن فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) یہ گاڑیاں کن افسران کے زیر استعمال ہیں نیز مذکورہ گاڑیوں سے متعلق مکمل تفصیل سال 2008 سے اب تک سالانہ گاڑیوں کا نمبر، پٹرول، مرمت کے اخراجات کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 19 جون 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) پنجاب ایمپلائزسوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن، ہیڈآفس، لاہور میں گاڑیوں کی تعداد 43 ہے نیز گاڑیوں کے ماڈل / قیمت اور جن فرموں سے خریدی گئیں کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں بتایا جاتا ہے کہ پہلے سرکاری گاڑیوں کی خریداری میسرز پاک سوزوکی موٹر کمپنی، کراچی اور میسرز انڈس موٹر کمپنی، کراچی جو کہ سوزوکی اور ٹویوٹا گاڑیاں مینوفیکچر کرتی ہیں کے توسط سے خرید کی جاتی رہی تھیں۔ سن 1994 میں اور 2004 سے سرکاری گاڑیاں بذریعہ ٹینڈر خریدی گئیں جس کی تفصیل ضمیمہ "ب-1" اور "ب-II") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں نیز گاڑیوں سے متعلق مکمل تفصیل سال 2008 سے اب تک سالانہ گاڑیوں کا نمبر، پٹرول، مرمت کے اخراجات کی تفصیل بطور ضمیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 نومبر 2010)</u>

<u>گھر میں کام کرنے والے بچوں کے تحفظ کے لئے قانون سازی کا مسئلہ</u>

*6386: محترمہ سیمل کامران: <u>کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گھروں میں کام کرنے والے بچوں کو بھی Child Labour کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گھروں میں کام کرنے والے بچوں کیلئے کوئی قانون سازی نہیں کی گئی؟

(ج) کیا حکومت ان بچوں کو قانونی تحفظ دینے کے لئے قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب، اگر نہیں تو مکمل وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 19 جون 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) یہ درست نہ ہے گھروں میں کام کرنے والے بچے Child Labour کے زمرے میں نہ آتے ہیں کیونکہ گھروں میں کام کرنے والے افراد کسی Formal Sector میں کام نہ کر رہے ہوتے ہیں- موجودہ قانون اطفال مجریہ 1991 گھروں میں کام کرنے والے بچوں کا احاطہ نہیں کرتا-

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ گھروں میں کام کرنے والے افراد (Domestic Workers) بشمول بچوں کے گھروں میں ملازمت کے لئے کوئی قانون تاحال موجود نہ ہے-

(ج) جی ہاں حکومت ان بچوں کو قانونی تحفظ دینے کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور ایک تجویز Domestic Workers کو قانونی دائرہ کار میں لانے کے لئے زیر غور ہے-اس سلسلے میں سفارشات تیار کی جارہی ہیں جونہی یہ سفارشات مکمل ہوتی ہیں ان کو قانون سازی کے لئے پیش کر دیا جائے گا-

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 نومبر 2010)</u>

لاہور-سوشل سکیورٹی ہیڈآفس میں گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6751: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سوشل سکیورٹی ہیڈآفس لاہور میں گاڑیوں کی تعداد کیا ہے یہ کتنے سی سی اور کون کونسے ماڈل کی ہیں یہ کب خریدی گئیں، ان کی خرید کے لئے اخبار میں کب اشتہار دیا گیا؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن افسران کے استعمال میں ہیں؟

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مذکورہ گاڑیوں کے ماہانہ پیٹرول بل اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ہیڈآفس میں قائم ریسٹ ہاؤس کی آمدن / اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 14 اپریل 2010 تاریخ ترسیل یکم جولائی 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ہیڈآفس میں گاڑیوں کی کل تعداد 44 ہے-ان گاڑیوں کے ماڈل کی تفصیل بطور ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

سرکاری گاڑیوں کی خریداری میسرز پارک سوزوکی موٹر کمپنی، میسرز انڈس موٹر کمپنی، کراچی جو کہ سوزوکی اور ٹویوٹا گاڑیاں مینوفیکچر کرتی ہیں کے توسط سے خریدی جاتی رہی تھیں-
سن 1994 میں اور 2004 سے سرکاری گاڑیاں بذریعہ ٹینڈر خریدی گئیں-

(ب) مذکورہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل بطور ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مذکورہ گاڑیوں کے ماہانہ پٹرول بل اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل بطور ضمیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ہیڈ آفس میں کوئی ریسٹ ہاؤس نہ تھا اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی بکنگ یا آمدن ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جنوری 2012)

ضلع بہاولنگر، آدم شوگر مل چشتیاں کے ملازمین کو برطرف کرنے کا مسئلہ

*7114: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آدم شوگر مل چشتیاں ضلع بہاولنگر کی انتظامیہ نے لیبر لاء کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے کئی ملازمین کو شنوائی کا موقع دیئے بغیر نکال باہر کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ ملازمین نے ڈی سی او بہاولنگر سے ملاقات کی تو ڈی سی او صاحب نے بھی ان کو طفل تسلیاں دے کر روانہ کر دیا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متاثرہ ملازمین کو لیبر لاز کے تحت کوئی ریلیف دینے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 08 جون 2010 تاریخ ترسیل 5 اگست 2010)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ آدم شوگر مل چشتیاں ضلع بہاولنگر کی انتظامیہ نے لیبر لاز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پچھلے تین سال میں تقریباً 40 کے قریب ملازمین کو نکالا جو کہ کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر تھے۔

(ب) متاثرہ ملازمین کی ڈی سی او بہاولنگر کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی تو انہیں قانون کے اندر رہتے ہوئے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا گیا ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر نے نکالے جانے والے ملازمین کو لیبر کورٹ رجوع کرنے کا کہا تو کل 21 ملازمین نے لیبر کورٹ نمبر 8 بہاولپور سے رجوع کیا تو ان میں سے 8 ملازمین کو ملازمت پر بحال کر دیا گیا جبکہ 13 کیسز لیبر کورٹ میں زیر سماعت ہیں مزید براں ڈی سی او بہاولنگر نے 194 ملازمین جن کو اس وقت کم از کم اجرت -/6,000 روپے نہیں دی جا رہی تھی کو اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت بہاولنگر سے رجوع کرنے کا کہا ان کے کیسز بھی زیر سماعت ہیں۔

(ج) متاثرہ ملازمین کو لیبر لاز کے تحت ریلیف دینے کے لئے اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت، لیبر کورٹ اور لیبر اپیلیٹ ٹربیونل کی عدالتیں موجود ہیں تاہم اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت بہاولنگر کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2011)

صوبہ میں روزگار کے دفاتر کی تفصیلات

*7394: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں دفاتر روزگار موجود ہیں، اگر موجود ہیں تو کتنے اور کس کس شہر میں ہیں؟

(ب) ان دفاتر نے گزشتہ 2 سالوں میں کتنے لوگوں کو روزگار فراہم کیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 09 اگست 2010 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) جی ہاں 34 روزگار دفاتر پنجاب کے تمام ضلعی لیبر ہیڈکوارٹرز ماسوائے چنیوٹ اور ننکانہ صاحب کے قائم ہیں۔

(ب) ان دفاتر نے گزشتہ 2 سالوں میں 270 افراد کو روزگار فراہم کیا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2010)

ضلع چنیوٹ، عوام کی بھلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*7395: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ لیبر اینڈ ہیومن ریسورسز عوام کی بھلائی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے ؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے ؟

(تاریخ وصولی 09 اگست 2010 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) محکمہ محنت وانسانی وسائل حکومت پنجاب ضلع چنیوٹ میں صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے کارکنان کی بھلائی اور لیبر قوانین کے تحت فراہم کردہ مراعات دلانے کا ذمہ دار ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر پنجاب محکمہ محنت وانسانی وسائل کا ایک اہم جزو ہے جس میں اوزان و پیمائش کا کام بھی ہوتا ہے جس میں دکانوں کے کنڈا و باٹ کی سالانہ پاسنگ کے علاوہ پٹرول پمپس اور سی این جی پمپس کی پاسنگ اور چیکنگ کا کام کیا جاتا ہے مزید براں ڈائریکٹوریٹ آف لیبر پنجاب ضلع میں لیبر قوانین پر عمل درآمد کروانے کا ذمہ دار ہے۔ان قوانین کے تحت مزدوروں کے اوقات کار، حالات کار، حفظان صحت، تحفظ جان اور دیگر مالی مراعات بشمول کم از کم اجرت کی ادائیگی کو

یقینی بنایا جاتا ہے-مزید یہ کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی وساطت سے صنعتی مزدوروں کے لئے مندرجہ ذیل مراعات جاری ہیں جو کہ محکمہ محنت کے ضلعی دفتر کے ذریعے کارکنان کو بہم پہنچائی جا رہی ہیں-

مراعات:-

1) کارکنان کی تمام بچیوں کے لئے -/70,000 روپے فی کس شادی گرانٹ دی جاتی ہے-
2) خواتین کارکنان کو اپنی شادی پر بھی -/70,000 روپے فی کس شادی گرانٹ دی جاتی ہے-
3) صنعتی کارکن کی موت کی صورت میں 3 لاکھ روپے بطور ڈیتھ گرانٹ ورثا کو دیئے جاتے ہیں-
4) صنعتی کارکنان کے بچوں کو میٹرک تک مفت تعلیم اور تعلیمی سہولیات مثلاً یونیفارم، کتابیں، جوتے وغیرہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولوں سے دی جاتی ہیں- صنعتی کارکنان کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے تعلیمی وظائف جو کہ مکمل تعلیمی اخراجات کی حد تک ادا کئے جاتے ہیں نیز بچوں کی میٹرک کے بعد تعلیم کے لئے ٹیلنٹ سکالرشپ بھی دیئے جاتے ہیں-
5) صنعتی کارکنان کو بلا معاوضہ رہائشی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں-
6) پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ میں
   a) سوشل سکیورٹی کے قائم کردہ ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے علاج معالجہ کی مفت سہولت دی جاتی ہے-
   b) میٹرنٹی بینیفٹ-
   c) کفن دفن کا خرچہ مبلغ -/5000 روپے-

d) معذوری کی پنشن۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں گریڈ 18 میں ڈپٹی ڈائریکٹر بطور ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر تعینات ہے جو کہ مقامی طور پر EDO(Community Development) کو جواب دہ ہے جبکہ صوبائی سطح پر ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب اور سیکرٹری لیبر کے تحت فرائض سرانجام دیتا ہے۔دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر ضلع چنیوٹ میں اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

1) لیبر انسپکٹر 2 (خالی،البتہ ایک لیبر انسپکٹر کی اسامی پر ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے)

2) اسسٹنٹ 1 (خالی)

3) سٹینوگرافر 1 (خالی)

4) سینئر کلرک 1

5) چوکیدار 1

6) مالی 1

7) خاکروب 1

8) نائب قاصد 1

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2010)

ضلع سیالکوٹ، منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*7801: رانا آصف محمود: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ محکمہ محنت میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز بتائیں؟

(ب) یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کب تک پر کی جائیں گی؟

(ج) ان کو پر نہ کرنے سے جو نقصان ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 28 جنوری 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) محکمہ محنت میں منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کی تفصیل گریڈ وائز مندرجہ ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	کل تعداد	پر شدہ اسامی	خالی اسامی
1	ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر	19	1	1	-
2	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر	17	1	1	-
3	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	17	1	1	-
4	سپرنٹنڈنٹ	16	1	1	-
5	لیبر آفیسر	16	3	2	1
6	اسسٹنٹ	14	2	1	1
7	لیبر انسپکٹر	14	3	3	-
8	سٹینوگرافر	12	1	-	1
9	سینئر کلرک	9	2	2	-
10	جونیئر کلرک	7	2	2	-
11	ڈرائیور	5	1	1	-
12	نائب قاصد	2	3	3	-
13	چوکیدار	1	1	1	-
14	خاکروب	1	1	1	-
			23	20	3

(ب) لیبر آفیسر کی اسامی ضلعی نظام شروع ہونے سے خالی ہے اور یہ اسامی حکومت پنجاب بذریعہ پبلک سروس کمیشن پر کرتی ہے۔ اسسٹنٹ کی اسامی ضلعی نظام شروع ہونے سے خالی ہے۔ یہ اسامی بذریعہ ترقی (پروموشن) پر کی جاتی ہے اور سینئر کلرک کی سنیارٹی پنجاب لیول پر ہوتی ہے لہذا

ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب کے دفتر سے پر کی جاتی ہے۔ سٹینو گرافر کی اسامی یکم جنوری 2010 سے خالی ہے جو کہ ضلعی حکومت نے پر کرنی ہے لہذا اس وقت ضلعی نظام غیر فعال ہے۔

(ج) لیبر آفیسر کی جگہ دوسرے لیبر آفیسر کو ایڈیشنل ڈیوٹی سونپ دی جاتی ہے۔ اس طرح اسسٹنٹ کی جگہ دیگر کلریکل سٹاف میں سے کام لیا جاتا ہے لہذا سٹینو گرافر کی اسامی پر نہ کرنے کی بنا پر اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت اور دیگر دفتری کام کا حرج ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2011)

ضلع سیالکوٹ، آلات جراحی / کھیلوں کے سامان کی فیکٹریوں کی تفصیلات

*7802: رانا آصف محمود: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ کی حدود میں آلات جراحی اور کھیلوں کا سامان بنانے کی فیکٹریاں / کارخانے کتنے ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ مزدوروں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان فیکٹریوں / کارخانوں میں لاکھوں کی تعداد میں مزدور / محنت کش کام کرتے ہیں مگر انہوں نے محکمہ محنت میں ان کی تعداد کم لکھوائی ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس کا از سر نو سروے کرنے اور اصل صورت حال کے مطابق محنت کش / مزدوروں کی تعداد رجسٹر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 28 جنوری 2011)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام سیالکوٹ میں قائم ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی میں ضلع سیالکوٹ کی حدود میں رجسٹرڈ آلات جراحی و دیگر کھیلوں کا سامان بنانے والی کل 570 فیکٹریاں

قائم ہیں جن میں آلات جراحی کی 310 اور کھیلوں کا سامان بنانے والی 260 فیکٹریاں شامل ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کے تحت ضلع سیالکوٹ میں صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ صنعتی کارکنان کی تعداد 18,648 ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اکثر صنعتی و تجارتی اداروں میں صنعتی کارکنان کی ایک بڑی تعداد موجود ہوتی ہے۔ سماجی تحفظ کے قوانین کے مطابق ایسے تمام صنعتی و تجارتی اداروں کو ادارہ سماجی تحفظ میں رجسٹر کیا جاتا ہے جہاں 5 یا اس سے زائد صنعتی کارکنان / ملازمین کام کر رہے ہوں اور صنعتی کارکنان کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ 10 ہزار روپے ماہانہ یا 400 روپے یومیہ ہو صرف اُن کو سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت رجسٹر کیا جاتا ہے۔ لہذا ادارہ کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ ایسے تمام صنعتی و تجارتی کارکنان کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو رجسٹر کیا جائے تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر فیکٹری مالکان اپنے ملازمین کی اصل تعداد بتانے یا رجسٹریشن کرانے سے گریز کرتے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب کی صنعتی پالیسی 2003 کی روشنی میں جن صنعتی و تجارتی اداروں میں 5 یا اس سے زائد کارکنان کام کرتے ہوں وہ ادارے خود بخود سوشل سکیورٹی سکیم کے دائرہ کار میں آجاتے ہیں اور ادارہ سماجی تحفظ تحریری طور پر اداروں کے مالکان کو اُن کی رجسٹریشن کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔ لہذا سوشل سکیورٹی افسران / فیلڈ افسران کارکنان کی مذکورہ بالا تعداد پر مشتمل صنعتی و تجارتی اداروں کا مسلسل سروے کرتے رہتے ہیں تاکہ ان اداروں کے کارکنان کو رجسٹر کر کے سماجی تحفظ کے قوانین کے مطابق طبی سہولیات و مالی فوائد فراہم کئے جا سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت صوبہ پنجاب میں اب تک تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد تقریباً 7,75,054 ہے جبکہ ان کے لواحقین بشمول والدین کی تعداد پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ کر 46,50,000 ہو گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2011)</u>

ضلع سرگودھا، صنعتی کارکنوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7814: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے صنعتی کارکن ہیں اور ان میں سے کتنے کارکنوں کو سوشل سکیورٹی کارڈ جاری کیئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے فیکٹری کارکنوں کو ہائی جینک کارڈ جاری کیئے گئے نیز 10-2009 اور 11-2010 میں کتنے کارکنوں کو Certifying Surgeon نے چیک کیا؟

(ج) مذکورہ ضلع میں درج بالا عرصہ کے دوران سوشل سکیورٹی نے وصولی کی مد میں کتنی رقم اکٹھی کی تھی اور کتنے صنعتی کارکنوں کے علاج کیلئے کل کتنی خرچ کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 20 دسمبر 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع سرگودھا میں قائم صنعتی و تجارتی اداروں میں سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت رجسٹر کیئے گئے صنعتی کارکنان کی کل تعداد اور ان کو جاری کیئے گئے سوشل سکیورٹی کارڈز کی تعداد درج ذیل ہے:-

1	تحفظ یافتہ کارکنان	10,247
2	جاری کیئے گئے کارڈز (R-5)	5,275

(ب) یہ جزو ادارہ سماجی تحفظ سے متعلقہ نہ ہے-

(ج) ضلع سرگودھا میں قائم صنعتی و تجارتی اداروں سے مالی سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں کی گئی وصولی، طبی مراکز میں آنے والے مریضوں کی تعداد اور ان کے علاج معالجہ پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل	2009-10	2010-11
1	سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن	3,47,00,685/- روپے	4,09,33,614/- روپے
2	مریضوں کی تعداد	1,77,705/-	1,96,381/-
	علاج معالجہ کے اخراجات	56,40,380/- روپے	65,53,762/- روپے

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2012)

ضلع سرگودھا- گھروں میں قائم چھوٹی صنعتوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7818: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں گھروں میں قائم صنعتیں کتنی رجسٹرڈ ہیں اور کتنی رجسٹرڈ نہ ہیں ان میں کل کتنی خواتین کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں کام کرنے والی خواتین کو پنشن اور اولڈ ایج بینفٹ کی سہولیات میسر نہ ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان خواتین کی محکمہ سوشل سکیورٹی میں رجسٹریشن کرنے اور انہیں دیگر تمام سہولیات مہیا کرنے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 20 دسمبر 2010)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع سرگودھا میں گھروں میں قائم بٹن سازی کی صنعتیں رجسٹرڈ ہیں۔سوشل سکیورٹی میں رجسٹریشن کے لئے ادارہ میں کم از کم تعداد ملازمین 5 ہونا لازمی ہے، تاہم ان 70 رجسٹرڈ شدہ اداروں میں خواتین کام نہیں کرتی ہیں۔

(ب) قانون کے مطابق بلاتفریق مرد وزن ملازمین کو سوشل سکیورٹی کی سہولتیں میسر ہیں۔اگر ان کا ادارہ متعلقہ محکمہ میں ان کی رجسٹریشن بطور کارکن کروادیتا ہے۔

(ج) اگر ایسی خواتین کارکنان کے ایمائپر مطلوبہ کنٹری بیوشن ادا کردی جائے تو ان کی متعلقہ ادارہ میں رجسٹریشن اور تمام سہولیات مہیا کئے جانے میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جنوری 2012)

ضلع قصور۔پٹرول پمپس کی تعداد ودیگر تفصیلات

*7862: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں پٹرول پمپس کی تعداد کتنی ہے، ان میں کتنے غیر قانونی ہیں، ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) 2009 سے آج تک کم پیمانہ رکھنے والے کتنے پٹرول پمپس کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں پٹرول پمپس کی انسپکشن کیلئے کوئی ٹیکنیکل عملہ نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے شہریوں کو پٹرول پمپس مالکان پٹرول کے پیمانہ کو بلاخوف وخطر کم رکھ کے لاکھوں کروڑوں روپے کما رہے ہیں؟

(ہ) کیا موجودہ حکومت مذکورہ ظلم سے شہریوں کو بچانے کیلئے سخت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 نومبر 2010 تاریخ ترسیل 28 جنوری 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع قصور میں پٹرول پمپوں کی کل تعداد 167 ہے اور اوزان وپیمائش کے قانون کے تحت کوئی بھی پٹرول پمپ غیر قانونی نہیں ہے کیونکہ اوزان وپیمائش کے رولز۔16 کے تحت تمام پٹرول پمپوں پر نصب ڈسپنسرز کی سالانہ تجدید کی جارہی ہے۔

(ب) سال 2009 سے آج تک ضلع میں 21 پٹرول پمپوں کے پیمانہ کم رکھنے پر 46 چالان کئے گئے جس پر عدالت کی طرف سے انہیں۔/ 36000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ج) ضلع قصور میں پٹرول پمپوں کی انسپکشن کے لئے ایک اسسٹنٹ کنٹرولر اور دو ڈپٹی کنٹرولر تعینات ہیں جو کہ تربیت یافتہ، تجربہ کار اور اوزان وپیمائش کے قانون سے مکمل طور پر آگاہ ہیں۔ مزید ایک لیبارٹری ٹیکنیشن بھی معاونت کے لئے موجود ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے شہریوں کو مالکان پٹرول پمپس کے پیمانہ کو کم رکھ کر لاکھوں کروڑوں روپے کما رہے ہیں۔ محکمہ نے پٹرول پمپوں کی انسپکشن کا نظام وضع کر رکھا ہے اور شہریوں کی شکایت پر بھی فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔

(ہ) حکومت نے اوزان وپیمائش کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کے لئے پٹرول پمپوں کی انسپکشن اور سپر انسپکشن کا نظام وضع کر رکھا ہے اور جس میں کسی قسم کی کوتاہی یا لاپرواہی کو نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2011)</u>

<u>لیبر لاء کے تحت صنعتی کارکن / مزدوروں کی رجسٹریشن کا طریق کار و دیگر تفصیلات</u>

<u>*7865: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) لیبر لاء کے تحت صنعتی کارکن / مزدور کس کو گردانا جاتا ہے؟

(ب)   لیبر لاء کے تحت صنعتی کارکن / مزدور کی رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے؟
(ج)   لیبر لاء کے تحت ان کارکنوں / مزدوروں کو سوشل سکیورٹی سے کیا کیا مراعات دی جاتی ہیں؟
(د)   کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے دیہی علاقوں میں جو خواتین کھیتوں میں کام کرتی ہیں ان کو سوشل سکیورٹی والے مزدور تصور نہیں کرتے اور نہ ہی ان کو کوئی Benefit دیتے ہیں جبکہ ان کی تعداد لاکھوں میں ہے؟
(ہ)   کیا حکومت ایسی خواتین کو لیبر لاء کے تحت سوشل سکیورٹی میں شامل کرنے اور ان کو تمام مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 2 نومبر 2010 تاریخ ترسیل 20 دسمبر 2010)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف)   پنجاب سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ 8 میں "کارکن" کی جبکہ ذیلی دفعہ 25 میں "تحفظ یافتہ کارکن" (Secured worker) کی تعریف کی گئی ہے جس کے مطابق کوئی بھی شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی بھی اجرت پر بطور ہنر مند یا غیر ہنر مند سربراہی (Supervisory) یا دفتری (Clerical) یا دستی (Manual) یا کوئی بھی اور کام کسی صنعتی یا کاروباری ادارے میں یا اس کے معاملات کے سلسلے میں ایک تحریری یا زبانی، ظاہری یا جلی معاہدہ کے تحت کرتا ہے وہ اس زمرے میں آتا ہے لیکن درج ذیل ملازمین کو استثناء حاصل ہے:۔

(i)   وہ لوگ جو حکومتی ادارے بشمول آرمڈ فورسز، افواج پاکستان، پولیس یا ریلوے ملازمین وغیرہ۔

(ii) دفاعی یا ریلوے انتظامیہ کے تحت آنے والے اداروں کے ملازمین، لوکل کونسل میونسپل کمیٹی یا کینٹونمنٹ بورڈ یا کسی بھی لوکل اتھارٹی کے ملازمین۔

(iii) کوئی بھی شخص جو کہ اپنے والد، والدہ، بیوی، بیٹے، بیٹی یا خاوند کی خدمت پر مامور ہو۔

(iv) حذف شد۔

(v) کوئی بھی شخص جو کہ 10,000 روپے ماہانہ یا 400 روپے روزانہ سے زیادہ اجرت پر ملازم ہو، تاہم اگر کوئی ملازم جو پہلے سے سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ ہو اور اُس کی اجرت میں اضافہ کی صورت میں بھی وہ سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ رہے گا۔

تحفظ یافتہ ملازم: (Secured worker) کی مزید تعریف یوں بھی کی گئی ہے۔ "ایسے اشخاص جن کے لئے کنٹری بیوشن مذکورہ آرڈیننس کے تحت واجب الادا یا ادا شدہ ہو۔
مندرجہ بالا قوانین کی روشنی میں تحفظ یافتہ صنعتی کارکن یا مزدور اُس شخص کو گردانا جائے گا جس کا کنٹری بیوشن ادارہ کو باقاعدہ ادا ہو رہا ہے یا قانون کے تحت واجب الادا ہو اور وہ کسی قابل شناخت منظم ادارہ میں کسی خاص معاہدہ کے تحت اجرت کے لئے کام کرتا ہو۔ علاوہ ان مستثنیٰ افراد کے جن کو ادارہ ہذا کی عمل داری سے باضابطہ طور پر خارج کر دیا گیا ہو نیز انکی اجرت کی حد بھی متعین کردہ حدود سے تجاوز نہ کرے۔

(ب) سوشل سکیورٹی قوانین کے مطابق جو بھی شخص جزو (الف) میں مذکورہ تعریف کے زمرے میں آتا ہو اُس کی رجسٹریشن کروانا ادارہ کے مالک یا انتظامیہ پر لازم ہے۔ سوشل سکیورٹی کارڈ (R-5) حاصل کرنے کیلئے اداراہ کے مجوزہ R-2 فارم پر کارکن کے مکمل کوائف اپنی فیکٹری یا کارخانے کے مالک سے تصدیق کروا کے متعلقہ سوشل سکیورٹی کے دفتر پہنچانا ہوتا ہے۔ جہاں سے

ان کو R-5 کارڈ(Social Security Card) جاری کر دیا جاتا ہے جس کے بعد وہ ادارہ سے تمام فوائد و مراعات حاصل کرنے کے حق دار تصور کئے جاتے ہیں۔

(ج) سوشل سکیورٹی کا ادارہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کا مثالی ادارہ ہے جو کہ تحفظ یافتہ کارکنان اور اُن کے لواحقین بشمول والدین کو جملہ علاج معالجہ کی مکمل سہولیات فراہم کرتا ہے۔اس وقت ادارہ ہذا کے 17 لوکل آفس، 13 سب آفس 11 ہسپتال اور 217 ڈسپنسریز، تقریباً 767147 تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے تقریباً 4602846 لواحقین کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لئے شب و روز مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ درج ذیل فوائد و سہولیات بھی ادارہ کی طرف سے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

- ❖ بیماری کی صورت میں کارکنان کو سال میں 121 دن تک چھٹیوں پر اُجرت کے 75 فیصد شرح سے ادائیگی، نیز زخمی ہونے پر صد فیصد معاوضہ کی ادائیگی۔
- ❖ کارکن کے انتقال پر (یومیہ معاوضہ بیماری X30) کی شرح سے جب کہ کارکنان کے لواحقین کے انتقال پر پانچ ہزار روپے بطور اخراجات تجہیز و تکفین کی ادائیگی۔
- ❖ خاتون کارکن کے بیوہ ہونے کی صورت میں دوران عدت کے 100 مساوی معاوضہ کی ادائیگی۔
- ❖ دوران کار زخمی ہونے پر 20 فیصد معذوری کی شرح تک گریجویٹی کی یکمشت ادائیگی۔
- ❖ دوران کار زخمی ہونے پر جزوی معذوری 20 فیصد سے زائد ہو تو مخصوص شرح سے معذوری کی پنشن کی ادائیگی۔
- ❖ دوران کار زخمی ہونے پر معذوری کی شرح 66 فیصد سے زائد ہو تو اجرت کے 100 فیصد مساوی پنشن کی ادائیگی۔

❖ دوران کار زخمی ہو کر انتقال کر جانے کی صورت میں اجرت کے 100 فیصد مساوی پنشن کی پسماندگان کو ادائیگی۔

❖ بیوی بچوں کی عدم موجودگی میں مرحوم کارکنان کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو پسماندگان پنشن کی ادائیگی۔

❖ پنشن یافتہ معذور کارکنان، ان کے زیر کفالت لواحقین اور مرحوم کارکنان کے پسماندگان کو بلا معاوضہ ساری زندگی مکمل طبی سہولتوں کی فراہمی۔

❖ کارکنان اور لواحقین کے لئے معذوری یا پسماندگان کی پنشن کی کم از کم شرح 770 روپے مقرر کر دی گئی ہے۔

❖ سوشل سیکورٹی ہسپتالوں میں داخل مریضوں کو خرچہ خوراک 100 روپیہ روزانہ کے حساب سے دیا جاتا ہے۔

❖ مزدوروں کے بچوں کو ادارہ سے الحاق شدہ میڈیکل کالجز میں مفت تعلیم کی فراہمی اور اس کے علاوہ مالی امداد کی ادائیگی وغیرہ کی سہولیات بھی دستیاب ہیں۔

(د) سوشل سکیورٹی قوانین کے تحت جن اداروں میں پانچ یا اس سے زیادہ کارکنان کام کرتے ہیں اور ان کی تنخواہ یا اجرت 10,000 روپے ماہانہ یا 400 روپے یومیہ ہو وہ ادارہ سے فراہم کی جانے والی تمام سہولیات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور آجران کا 6% کنٹری بیوشن ماہانہ ادا کرنے کا قانوناً پابند ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ ادارہ میں دی جانے والی یہ سہولیات بغیر مرد و عورت کی تشخیص کے فراہم کی جاتی ہیں۔ ادارہ سوشل سکیورٹی کے ساتھ اس وقت 7,67,141 کارکنان رجسٹرڈ ہیں، ان میں 44289 خواتین کارکنان ہیں، جو ادارہ سے ملنے والی طبی سہولیات اور دیگر مراعات سے اپنے لواحقین کے ساتھ استفادہ کرنے کے اہل ہیں۔ ادارہ کے اخراجات صنعتی اور تجارتی اداروں کے مالکان کی ادا شدہ کنٹری بیوشن سے پورے کئے جاتے ہیں۔ ادارہ سوشل سکیورٹی نے ان

کارکنان کے لئے صوبہ پنجاب میں صنعتی اور شہری حدود میں طبی مراکز بشمول بڑے ہسپتال قائم کئے ہوئے ہیں۔ جہاں سے ان کارکنان کو علاج معالجہ کے ساتھ مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کارکنان کو بیماری کے دوران نقد معاوضہ جات کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے۔

جہاں تک کھیتوں میں کام کرنے والی خواتین کی رجسٹریشن کا تعلق ہے اس بارے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ادارہ سوشل سکیورٹی نے فی الوقت صرف ان ہی کارکنان کو رجسٹرڈ کیا ہے جو باقاعدہ طور پر ایک منظم صورت حال کے تحت کسی صنعتی تجارتی ادارے سے وابستہ ہیں، جن کے لئے ان اداروں کے آجرین اپنے کارکنان کا کنٹری بیوشن ادا کرتے ہیں۔ کھیت مزدوروں کے لئے طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ادارہ کے پاس کنٹری بیوشن کا آنا بنیادی شرط ہے۔ کھیت مزدور خواتین چونکہ ایک غیر منظم صورت حال میں خدمات انجام دے رہی ہیں اس طرح ان کا آجر کا تعین کرنا دشوار ہے، جو ادارہ کارکنان کا کنٹری بیوشن جمع کروائے گا۔ نیز دیہی مزدور خواتین میں آجران کی تبدیلی کا رجحان بہت زیادہ رہتا ہے اس لئے ان کی رجسٹریشن میں بہت سی عملی مشکلات در پیش آنے کے قوی امکانات ہیں ادارہ کے پاس اتنے مالی وسائل نہ ہیں جن کی بنیاد پر کھیت مزدور مرد و خواتین کو بغیر کسی چندہ کی وصولی کے طبی سہولیات مہیا کی جا سکیں۔ تاہم اگر ادارہ سوشل سکیورٹی کو اس طرح کے غیر منظم کارکنان کے حوالے سے اخراجات مہیا کئے جائیں تو ادارہ دیگر کارکنان کی طرح جن کے آجرین سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ادا کر رہے ہیں اسی طرح کی سہولیات مہیا کرنے کے بارے عملی اقدامات کر سکتا ہے۔

(ہ) چونکہ ایسی دیہی مزدور خواتین نہ تو منظم طور پر کسی ادارہ سے منسلک ہوتی ہیں اور نہ ہی ان کی ماہانہ اجرت کا تعین اور حساب رکھا جاتا ہے جو کہ اکثر مختلف اجناس کی صورت میں سالانہ یا فصلانہ بنیادوں پر قابل ادا ہوتا ہے۔ اور ان کا ایک سے دوسرے آجر تبدیل کرنے کا رجحان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لہذا ایسی دیہی خواتین سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ کرنے میں متعدد عملی دشواریاں پیش

آ سکتی ہیں۔ تاہم اگر ایسی دیہی ملازم خواتین کو جن کھیت مالکان کے تحت وہ کام کرتی ہیں۔ انہیں باضابطہ طور پر ایگری کلچرل انڈسٹری کے طور پر حکومتی سطح پر درجہ بندی کر دی جائے تو ان کے ملازمین کا مقام بھی عام صنعتی ملازم کے برابر تصور کیے جانے میں کچھ زیادہ دشواری پیش نہیں آئے گی اور انہیں ایک ضابطہ کے تحت سوشل سیکورٹی کے فوائد و مراعات سے مستفید کرنا ممکن ہو سکے گا جس کے لئے بعد میں طریقہ کار بھی حسب ضرورت وضع کیا جا سکے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جولائی 2011)

ضلع سرگودھا۔ محکمہ کی کالونیاں و دیگر تفصیلات

*8013: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا کی کتنی کالونیاں ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ کب بنائی گئی تھیں ان میں کتنے سائز کے پلاٹ بنائے گئے ہیں؟

(ج) کیا تمام پلاٹ مزدوروں / کارکنوں کو الاٹ کر دیئے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 نومبر 2010 تاریخ ترسیل 8 فروری 2011)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا نے صرف ایک لیبر کالونی بنائی ہے جو کہ لاہور روڈ، سرگودھا پر واقع ہے۔

(ب) یہ لیبر کالونی 1994 میں بنائی گئی تھی اور اس میں 3 مرلہ کے 1418 پلاٹ ہیں۔

(ج) قرعہ اندازی کے وقت کم درخواستیں وصول ہونے اور بعد ازاں مزید ورکرز کی جانب سے پیشگی واجبات جمع نہ کروانے کی وجہ سے صرف 56 پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے۔اس کے بعد پاکستان ٹیکسٹائل ورکرز فیڈریشن فیصل آباد کی جانب سے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ 1999 میں ترقیاتی اخراجات کی وصولی روکنے کے لئے دائر کی گئی تھی جو کہ اب تک زیر التوا ہے جس کی وجہ سے باقی ماندہ پلاٹ الاٹ نہ کئے جاسکے۔کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد بقایا پلاٹ الاٹ کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جنوری 2012)

فیصل آباد۔لیبر ہال کی تعمیر واستعمال کی تفصیلات

*8345: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں ساحل ہسپتال کے ساتھ محکمہ لیبر کا لیبر ہال کب تعمیر ہوا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس ہال کو جب سے تعمیر کیا گیا کن مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا اور کتنی بار اس میں فنکشن ہوئے، تاریخ اور سال کے ساتھ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا اس ہال کو دوسرے محکمے مثلاً محکمہ تعلیم بچوں کے امتحانی مرکز کے لئے استعمال کر سکتا ہے؟

(تاریخ وصولی 07 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) لیبر ہال کی تعمیر مالی سال 91-1990 کے دوران ہوئی اور اس کی تعمیر پر تقریباً 2450000 روپے لاگت آئی۔

(ب) لیبر ہال کی تعمیر کے بعد اس ہال کو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

مئی 1990 کے پہلے ہفتے میں ڈپٹی ڈائریکٹر ورکرز ایجوکیشن سنٹر فیصل آباد نے اپنا دفتر مذکورہ ہال

میں منتقل کیا۔ اس کے بعد ورکرز ایجوکیشن سیس اور ورکرز ویلفیئر بورڈ سے متعلقہ عملہ بھی اسی جگہ منتقل کر دیا گیا۔لیبر ہال میں ورکرز ایجوکیشن سنٹر کے مقاصد میں ورکرز کو بلا معاوضہ تعلیمی و تفریحی سہولیات اور بلا معاوضہ قانونی مشاورت فراہم کرنا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف ٹریڈیونین کے ممبران اور عہدے داران کو ایک چھت تلے اکٹھے ہو کر باہمی گفت وشنید اور اجلاس منعقد کرنے کی سہولت مہیا کرنا ہے۔لیبر ہال میں ورکرز ایجوکیشن سیس کے تحت قائم دفتر کی ذمہ داری میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ سامان از قسم سکولوں کے لئے فرنیچر، ٹاٹ، بجلی کے واٹر کولر اور پنکھے وغیرہ یہاں سٹور کرنا اور بعد ازاں چیئرمین ضلع کونسل کی زیر نگرانی ورکرز کے زیر تعلیم بچوں کے تناسب سے مختلف سکولوں کو یہ سامان دینا شامل ہے۔جبکہ اس سلسلے میں تقسیم سامان کی تقریبات یہی منعقد ہوتی رہی ہیں۔

ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے سال 1991-92 سے سلائی مشینوں اور سائیکلوں کی ورکرز کو تقسیم کے کام میں لیبر ہال کا بھرپور استعمال کیا جاتا رہا ہے۔فیصل آباد ڈویژن سے متعلقہ سائیکلوں اور سلائی مشینوں کی اسمبلنگ اسی ہال میں کی جاتی رہی ہے۔بعد ازاں ان کی تقسیم کی تقریبات بھی یہی ہوتی رہی ہیں۔

لیبر ہال میں قائم ورکرز ویلفیئر بورڈ کی گرانٹس از قسم شادی وڈیتھ گرانٹ اور ٹیلنٹ سکالر شپ کے چیکوں کی متعلقہ ورکرز کو تقسیم کی تقریبات بھی منعقد ہوتی رہی ہیں۔

اسی ہال میں وقتاً فوقتاً لیبر لیڈرز اپنی ٹریڈیونین کی باڈی میٹنگ اور دوسری بہت سی تقریبات منعقد کرتے رہتے ہیں۔علاوہ ازیں مزدور تنظیمیں تفریحی اور اصلاحی ڈرامے بھی کرواتے رہتے ہیں جبکہ لیبر قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور مہلک امراض سے آگاہی سے متعلق حکومتی اور غیر حکومتی ادارے پروگرام منعقد کرتے رہتے ہیں۔فی الوقت یہ ہال مرمت طلب ہے اور اس بابت متعلقہ اداروں کو مطلع کیا جا رہا ہے۔موجودہ ماہ یعنی اپریل 2011 کے دوران ضلعی سکروٹنی کمیٹی کے

ورکرز، آجران اور حکومتی نمائندوں کے 2 اجلاس منعقد ہوئے- میٹنگ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) اس ہال کو محکمہ تعلیم کے امتحانی مرکز کے طور پر استعمال نہ کیا جا سکتا ہے- چونکہ بچوں کو پیپر رکھنے کے لئے ڈیسک موجود نہ ہیں- صرف ورکرز کے بیٹھنے کے لئے چہار نشست والے بنچ ہیں- تاہم دفتری اوقات کے دوران بچوں کو لائبریری کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2012)

پنجاب کے صنعتی و تجارتی اداروں سے وصول ہونے والی کنٹری بیوشن کی رقم کی تفصیلات

*8527: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ سوشل سکیورٹی کو مالی سال 2009 میں صوبہ کے تمام صنعتی اور تجارتی اداروں سے کل کتنی سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول ہوئی اور اس وقت سوشل سیکورٹی کنٹری بیوشن کی کل مالیت کتنی ہے؟

(ب) کیا اس فنڈ کو کہیں انویسٹ کیا گیا ہے اور اس پر کیا منافع یا ریٹرن ہو رہی ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 19 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 مئی 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ادارہ سماجی تحفظ نے صوبہ پنجاب میں قائم رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں سے سال 10-2009 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں مبلغ -/3,087,581,940 روپے وصول کیے تھے- جبکہ موجودہ مالی سال جولائی 2010 تا

اپریل 2011 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کی جانے والی رقم 2,979,356,332/- روپے ہے۔

(ب) ایمپلائز سوشل سکیورٹی فنڈ کی رقم کی سرمایہ کاری بینک آف پنجاب میں کی گئی ہے۔ سال 10-2009 کے دوران اس رقم پر حاصل ہونے والے منافع کی مالیت 29.169 ملین تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اگست 2011)

پنجاب میں سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8528: محترمہ قمر عامر چودھری: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی کے پنجاب میں کل کتنے ہسپتال ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کن کن ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعیناتی ہے اور ان کی فیلڈ آف سپیشلائزیشن کونسی ہے؟

(ج) کیا تمام ہسپتالوں میں آپریشن کی سہولتیں موجود ہیں؟

(د) کیا دل کی بیماریوں کے علاج و آپریشن کے لئے سوشل سکیورٹی کا کوئی ہسپتال ہے؟

(تاریخ وصولی 19 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 مئی 2011)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ادارہ سماجی تحفظ کے زیر اہتمام صوبہ پنجاب میں کل 11 بڑے سوشل سکیورٹی ہسپتال قائم کئے گئے ہیں جن کے نام و پتہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال و پتہ جات
1	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور
2	سوشل سکیورٹی ہسپتال، کوٹ لکھپت، فیروزپور روڈ لاہور

3	سوشل سکیورٹی ہسپتال، جی ٹی روڈ چوک شاہدرہ
4	سوشل سکیورٹی ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ
5	سوشل سکیورٹی ہسپتال، جی ٹی روڈ گجرات
6	سوشل سکیورٹی ہسپتال، ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
7	سوشل سکیورٹی ہسپتال، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
8	سوشل سکیورٹی ہسپتال پیرودھائی روڈ، اسلام آباد
9	خواجہ فرید سوشل سکیورٹی ہسپتال، وہاڑی روڈ ملتان
10	سوشل سکیورٹی ہسپتال، بلاک نمبر 6، جوہر آباد
11	کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال، اوکاڑہ

(ب) ادارہ ہذا کے تمام بڑے ہسپتالوں میں پیچیدہ بیماریوں کے علاج معالجہ کے لئے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ ہر شعبہ جات میں تعینات کردہ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ادارہ سوشل سکیورٹی کے تمام بڑے ہسپتالوں میں تقریباً ہر قسم کے آپریشن کی

سہولیات موجود ہیں۔

(د) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں ایک جدید کارڈیک سنٹر کام کر رہا ہے جہاں پر امراض قلب کے علاج معالجہ اور بائی پاس آپریشن کی سہولت موجود ہے۔ تاہم دل کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور امراض قلب کی پیچیدگیوں کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ ہسپتال میں جدید ترین آلات اور انجیو گرافی مشین سے آراستہ ایک کارڈیک بلاک تعمیر کیا جا رہا ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2012)</u>

سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ کمپنیوں کی تفصیلات

*8532: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رجسٹر شدہ ملازمین کو سوشل سکیورٹی فنڈ سے پنشن کی ادائیگی کے لئے کتنی Categories ہیں؟

(ب) پنشن کی ادائیگی کے لئے ایک رجسٹرڈ کمپنی کے کسی ملازم کو کم از کم کتنی مدت ملازمت ضروری ہے؟

(ج) کیا ایک ملازم کی مدت ملازمت جو وہ پہلے کسی کمپنی یا صنعت میں کر چکا ہو اس کو دوسری پنشن کے لئے کتنا پیریڈ ملازمت میں شامل کیا جاتا ہے، اگر نہیں تو کیوں ایسا نہیں کیا جاتا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 19 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 02 جون 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ادارہ سماجی تحفظ سے رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کو دوران کار زخمی ہونے کی وجہ سے معذوری یا فوتیدگی کی صورت میں درج ذیل درجہ بندی کے تحت پنشن کی ادائیگی کی جاتی ہے:۔

(i) دوران کار زخمی ہونے کی بنا پر 20 فیصد تک معذوری کی صورت میں گریجویٹی کی یکمشت ادائیگی۔

(ii) دوران کار زخمی ہونے کی بنا پر 21 فیصد سے 66 فیصد تک شرح معذوری کی صورت میں جزوی پنشن کی ادائیگی۔

(iii) دوران کار زخمی ہونے کی بنا پر 67 فیصد سے زائد شرح معذوری کی صورت میں اجرت کے 100 فیصد کے مساوی پنشن کی ادائیگی۔

(iv) دوران کار زخمی ہونے کی بنا پر فوتیدگی کی صورت میں لواحقین کو اجرت کے 100 فیصد کے مساوی پنشن کی ادائیگی۔

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی میں مذکورہ بالا صورتوں میں پنشن کی ادائیگی کے لئے کسی قسم کی مدت ملازمت کی کوئی قید نہ ہے۔

(ج) اس جزو کا جواب جزو بالا (ب) میں دیا جاچکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اگست 2011)

سوشل سکیورٹی کے فنڈز کی مالیت و دیگر تفصیلات

*8658: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:---

(الف) ادارہ سوشل سیکورٹی کو سال مالی 10-2009 میں صوبہ کے تمام صنعتی اور تجارتی اداروں سے کل کتنی سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول ہوئی اور اس وقت سوشل سکیورٹی فنڈز کی مالیت کیا ہے؟

(ب) کیا اس فنڈ کو کہیں انویسٹ کیا گیا ہے اور اس پر کیا منافع یا ریٹرن ہو رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ادارہ سماجی تحفظ نے صوبہ پنجاب میں قائم تمام صنعتی و تجارتی اداروں سے سال 10۔2009 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں مبلغ۔/3,087,581,940 روپے وصول کیے تھے۔ جبکہ موجودہ مالی سال جولائی 2010 تا

اپریل 2011 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کی جانے والی رقم -/2,979,356,332 روپے ہے۔

(ب) ایمپلائز سوشل سکیورٹی فنڈ کی رقم کی سرمایہ کاری بینک آف پنجاب میں کی گئی ہے۔ سال 2009ـ10 کے دوران اس رقم پر حاصل ہونے والے منافع کی مالیت 29.169 ملین تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جنوری 2012)

صوبہ میں کنڈوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9202: جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے سرکاری کنڈے ہیں؟

(ب) ان کو چلانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

(ج) کیا ایسے کنڈے جنکی ذمہ داری حکومت پنجاب کی ہے ان کو محکمہ خود چلاتا ہے یا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟

(د) کنڈوں پر ٹریلروں اور ٹرکوں سے کس شرح سے فیس / محصول چارج کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 29 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 7 جون 2011)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) صوبہ پنجاب میں حکومتی انتظام کے تحت کوئی سرکاری کنڈا (Weigh bridge) تجارتی بنیادوں پر کام نہ کر رہا ہے۔ محکمہ خوراک نے اپنے ٹرکوں کے وزن کیلئے چند ایک جگہوں پر اپنے گوداموں سے متصل کنڈے لگا رکھے ہیں۔ جن پر عام ٹریلروں اور ٹرکوں کا وزن نہیں کیا جاتا۔

(ب) چونکہ سرکار کے زیرانتظام تجارتی مقاصد کیلئے کوئی کنڈا قائم نہ ہے۔اس لیے ان کے چلانے کی ذمہ داری کا سوال نہ ہے۔

(ج) چونکہ سرکار کے زیرانتظام تجارتی مقاصد کیلئے کوئی کنڈا قائم نہ ہے۔اس لیے ان کو خود چلانے یا ٹھیکہ پر دینے کا سوال نہ ہے۔

(د) چونکہ سرکار کے زیرانتظام تجارتی مقاصد کیلئے کوئی کنڈا قائم نہ ہے۔اس لیے فیس / محصول چارج کا سوال نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2012)

ضلع راولپنڈی۔رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9207: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ محنت وافرادی قوت سے رجسٹرڈ فیکٹریوں، صنعتوں / اداروں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سے محکمہ کو سالانہ کتنی رقم کس کس مد میں وصول ہوتی ہے؟

(ج) ان میں کارکنوں کی رجسٹرڈ تعداد کتنی ہے؟

(د) ان کارکنوں کو محکمہ کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) حکومت ان کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے اس ضلع میں کون کون سے منصوبے بنارہی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 9 جون 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) 1-ضلع راولپنڈی میں فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد

285

کارخانے	137

بھٹہ خشت 148

2-شاپس اینڈا سٹیبلشمنٹس آرڈیننس 1969 کے تحت

دکانوں کی تعداد 26320

رجسٹرڈ اداروں کی تعداد 5080

(ب) 1-وصولی فیس زیر قانون پنجاب ویٹس اینڈ میرز انفورسمنٹ ایکٹ 1975

سال 2010-2011 میں وصولی 1,08,75,138 روپے

2-وصولی رجسٹریشن فیس زیر قانون شاپس اینڈا سٹیبلشمنٹس آرڈیننس 1969

سال 2010-2011 میں وصولی 45,220 روپے

(ج) کارکنوں کی کل تعداد 34968

کارخانہ جات 13643

بھٹہ خشت 4163

دکانیں وادارہ جات 17162

(د) 1-بچوں کی مفت تعلیم کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ورکرز ویلفیئر سکول

2-میٹرک کے بعد کی کلاسوں کے لئے ٹیلنٹ سکالرشپ

3-کارکنوں کی بچیوں کی شادی کے لئے اور خاتون کارکن کی اپنی شادی کی صورت میں 70,000 روپے بطور میرج گرانٹ

4-کارکن کی وفات کی صورت میں بیوہ / لواحقین کو مبلغ 300,000 روپے بطور ڈیتھ گرانٹ

(ہ) ورکرز ویلفیئر سکول کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر اہتمام گرلز اور بوائز سکولوں کی عمارتیں مورگاہ میں زیر تعمیر ہیں-

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2012)</u>

ضلع راولپنڈی، محکمہ کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں کی تفصیلات

***9341: محترمہ نرگس فیض ملک:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ محنت کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد اور نام بیان فرمائیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں اور ہیلتھ سنٹرز میں کون کون سی اسامیاں کب سے اور کہاں کہاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ ہے؟

(د) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی طبی مشینری ہے، ان میں کون کون سی سہولیات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(تاریخ وصولی 02 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 16 جون 2011)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام ضلع راولپنڈی میں ادارہ کا کوئی ہسپتال قائم نہ ہے جبکہ یہاں پر 10 طبی مراکز کام کر رہے ہیں جن میں 2 میڈیکل سینٹرز، 5 ڈسپنسریاں اور 3 ایمرجنسی سینٹرز شامل ہیں ان کے ناموں کی تفصیل مع پتہ جات درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طبی مراکز و پتہ جات
1	سوشل سکیورٹی میڈیکل سینٹر، کوہ نور ملز کالونی، پشاور روڈ، راولپنڈی
2	سوشل سکیورٹی میڈیکل سینٹر سٹی ایریا، سول لائن راولپنڈی
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری (West ridge)، الہ آباد روڈ راولپنڈی
4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مندرہ، جی ٹی روڈ، مندرہ

5	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری PC ہوٹل، مال روڈ، صدر، راولپنڈی
6	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری گوجر خان گلیانہ روڈ، گوجر خان
7	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مری بروری، جیل روڈ، راولپنڈی
8	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سینٹر، فوجی سیریل، دھمیال روڈ، راولپنڈی
9	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سینٹر، ریڈکو، روات، راولپنڈی
10	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سینٹر رشی ٹیکسٹائل ملز جہلم روڈ، راولپنڈی

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام طبی مرکز	نام خالی اسامی	تعداد خالی اسامی	تاریخ خالی اسامی
1	سوشل سکیورٹی میڈیکل سینٹر سٹی ایریا	میڈیکل افسر ڈرائیور	02 01	01-04-2010 16-09-2010 01-10-2010
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری West ridge	میڈیکل افسر ڈرائیور	01 01	06-04-2011 25-07-2004

(ج) ادارہ ہذا کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ مریضوں کو علاج معالجہ کے حصول میں دقت نہ ہو ۔ لہذاادارہ کے جن طبی مراکز وہسپتالوں میں ڈاکٹر کی اسامیاں خالی ہیں، جلد ہی ان کو پر کر لیا جائے گا۔ سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ راولپنڈی میں 2010ء میں ڈرائیوروں کی 2 نئی اسامیاں مشتہر کی گئی تھیں جن پر بھرتیاں عمل میں لائی جاچکی ہیں۔ فی الوقت West ridge ڈسپنسری میں ایک ڈرائیور کی موجودگی کافی ہے تاہم مستقبل میں اگر دوسرے ڈرائیور کی ضرورت محسوس کی گئی تو مذکورہ اسامی پر بھی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) سوشل سکیورٹی کے طبی مراکز میں ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طبی مرکز	نام خالی اسامی	تعداد خالی اسامی	تاریخ خالی اسامی
1	سوشل سکیورٹی میڈیکل سینٹر سٹی ایریا	میڈیکل افسر	02	01-04-2010 16-09-2010
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری West ridge	میڈیکل افسر	01	06-04-2011

(ہ) مذکورہ بالا طبی مراکز میں فوری طبی امداد مہیا کرنے کیلئے درج ذیل آلات فراہم کئے گئے ہیں:۔

1۔ دمہ کے علاج کی مشینری (نیبولائزر)

2۔ شوگر چیک کرنے کی مشین

3۔ لیبارٹری ٹیسٹ کی مشین

4۔ آکسیجن گیس سپلائی سلنڈر

اس کے علاوہ طبی سہولیات میں ایمرجنسی علاج، ادویات، ایمبولینس کی سہولت، حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولت موجود ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2012)</u>

لاہور　　　　　　　　　　　　　　　　　　مقصود احمد ملک

مورخہ 20 جنوری 2012　　　　　　　　　　　　سیکرٹری

بروز پیر 23 جنوری 2012 محکمہ محنت وانسانی وسائل کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	چودھری محمد اسد اللہ	4293، 4298
2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	4535
3	ملک محمد عامر ڈوگر	4711، 4712
4	خواجہ محمد اسلام	5406، 6030
5	محترمہ سیمل کامران	6385، 6386
6	چودھری ظہیر الدین خاں	6751،
7	محترمہ ثمینہ نوید	7114
8	سید حسن مرتضیٰ	7394، 7395
9	رانا آصف محمود	7801، 7802
10	جناب اعجاز احمد کاہلوں	7814، 7818
11	شیخ علاؤالدین	7862
12	محترمہ ساجدہ میر	7865
13	محترمہ زوبیہ رباب ملک	8013
14	رانا محمد افضل خاں	8345
15	ڈاکٹر سامیہ امجد	8527، 8658
16	محترمہ قمر عامر چودھری	8528
17	محترمہ ثمینہ خاور حیات	8532
18	جناب خالد جاوید اصغر گھرال	9202
19	محترمہ نرگس فیض ملک	9207، 9341